مشاورت کے ذریعہ قطعی بیان

۱ . **اعتراضات اور وجوہات کا بیان** : مورخہ 26 نومبر 2009۔ بل کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہو کہ ریاستی حکومتیں اور مرکزی حکومت فرقہ وارانہ تشدد پر قابو پانے اور اسکی روک تھام کی فراہمی کے لئے اقدامات کریں جو شہریوں کی جسمانی، سماجی، معاشی، تمدنی، سیاسی اور انسانی صیانت کے لئے خطرہ ہے۔

۲ . **فرقہ وارانہ تشدد کی تعریف** : ہم بل کے S.19(1) میں مذکورہ فرقہ وارانہ تشدد کی تعریف کو مسترد کرتے ہیں کیونکہ جیسا کہ اوپر درج کیا گیا ہے اس بل کی معقولیت ان شہریوں کو جن کی صیانت خطرہ میں ہو مذہبی تشخص کی بناء پر صیانت فراہم نہیں کرتی۔ ہم فرقہ وارانہ تشدد کی حسب ذیل تعریف تجویز کرتے ہیں۔

’’فرقہ وارانہ تشدد کسی مقررہ ہدف پر حملہ ہے، اشخاص پر، افراد کی جائیدادوں پر، یا اشخاص کے ایک گروپ پر ان کے مذہبی تشخص کی بناء پر، جسکا ارتکاب راست کیا جائے یا حملہ کے حالات یا اسکی نوعیت سے ایسا ہو‘‘

۳. **فرقہ وارانہ اعتبار سے گڑبڑ زدہ علاقوں کا اعلان** : یہ قومی مشاورت سختی سے بل کی اسکیم مسترد کرتی ہے جس میں بعض علاقوں کو فرقہ وارانہ اعتبار سے گڑبڑ زدہ علاقے قرار دینے کی گنجائش فراہم کی گئی ہو اور بل کے باب II کو مکمل طور پر حذف کرنے کا مطالبہ کرتی ہے۔ مملکت کو پہلے ہی کافی اختیارات قانون میں تفویض کئے گئے ہیں۔ تاہم تجربہ خاص طور پر فرقہ وارانہ تشدد کے دوران تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ مملکت کے کارندوں کی جانب سے اس طاقت کا استعمال نہیں کیا جاتا یا غیر منصفانہ طور پر کیا جاتا ہے۔ مزید برآں ریاستی اور مرکزی حکومتوں کو اختیارات دینے سے چنانچہ صورتحال کا ازالہ نہیں ہوسکتا۔ جرائم اور گڑبڑ زدہ علاقوں میں باہمی ربط جھوٹ، خطرناک اور ناقابل قبول ہے اور اسے فرقہ وارانہ تشدد کے بارے میں قانون میں شامل نہیں کیا جانا چاہئے۔

۴ . **اضافہ شدہ سزا** : قانون کی حکمرانی اور فطری انصاف کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے سزا جرم کے متناسب ہونی چاہئے سنگین جرائم کی سزا زیادہ ہونی چاہئے۔ قانون کے تحت سزا دوگنی کرنے کا میکانیکی عمل غیر مفید ہوگا۔ سزا کی دیگر نوعیتیں جیسے سرکاری عہدہ کے لئے نااہل قرار دیا جانا یا پیشہ ورانہ انجمنوں میں داخلہ پر امتناع بھی رکاری عہدیداروں کی تعزیر کے معاملہ میں شامل ہونا چاہئے۔

۵ . **سرکاری ملازم کی جوابدھی** : قانون کی دفعہ S-17 سرکاری ملازم کو جوابدہ بنانے کے مقصد کی تکمیل نہیں کرتی قانون فوجداری اختیار دیتا ہے کہ علم اور آدمیوں کا کسی جرم کے ارکانب کا ارادہ ثابت ہوتا ہو۔ اس مس ی فرض کی ادائیگی سے کوتاہی بھی شامل ہے۔ اس میں ’’رسواکن‘‘ اور ’’دانستہ‘‘ الفاظ بھی شامل ہیں۔ لیکن جوابدہی کو یقینی بنانے اس قانون میں زیادہ مشکل ہوجائے گا۔

اچھے یقین کا مفروضہ : ’’اچھے یقین‘‘ کا فقرہ قانون میں شامل نہیں ہے جسکا معلوم مقصد فرقہ وارانہ تشدد کی روک تھام اور قابو پانا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معمول کی مسودہ تیار کرنے کی مشق کے ایک حصہ کے طور پر اسے شامل کیا گیا ہے۔ ہم اختیارات، فرائض اور افسروں کی استثنا پر باب XII حذف کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ شکایت کی صورت میں عدالتی کاروائی کے آغاز کے ابتدائی مرحلہ میں یہی معاملہ عدالت کے زیر غور ہونا چاہئے۔

مقدمہ دائر کرنے پیشگی منظوری کا لزوم: مقدمہ دائر کرنے کے لئے حکومت سے پیشگی منظوری کے لزوم کی وجہ سے کوتاہیوں اور ارتکاب کی غلط کاریوں کے لئے سرکاری محکموں کو مکمل معافی کے پیش نظر ہم موجودہ دفعات میں ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہیں۔ جو سرکاری ملازم کو بدنام کن اور بیہودہ مقدمہ بازی سے تحفظ فراہم کرتی ہیں۔ پیشگی منظوری کے لزوم کی بجائے مقدمہ کے آغاز کے ابتدائی مرحلہ میں یہ معاملہ عدالت کے غور کا ہونا چاہئے۔ ہم دفعہ 153، 153B کے لئے پیشگی اجازت کی برخواستگی کا بھی مطالبہ کرتے ہیں۔

حاکمانہ / برتر ذمہ داری : حاکمانہ / برتر ذمہ داری کا نظریہ فرقہ وارانہ تشدد سے متعلق کسی بھی قانون میں درج ہونا چاہئے۔ ایسی ذمہ داری متقاضی ہے کہ (سیول یا فوجی) سرکاری اختیارات کے حامل افراد یا سینئر / اعلیٰ سطحی غیر سرکاری اداروں اور تنظیموں کے عہدیدار، اپنے عہدہ کی بنا پر موثر قابو اور علم رکھتے ہیں یا اپنے ماتحتوں کی کوتاہیوں اور کارناموں کا علم انھیں ہونا چاہئے جو تشدد کی وجہ ہوں۔ جب ایسے عہدیدار تشدد کو روکنے اپنے علم اور اختیار استعمال کرنے سے قاصر رہیں تو انھیں اپنے ماتحتوں کی کوتاہیوں اور فوجداری لحاظ سے ذمہ دار قرار دیا جانا چاہئے۔ حاکمانہ / برتر ذمہ داری کا اصول چنانچہ قانون میں درج کیا جانا چاہئے اگر تشدد کے ذمہ داروں کو سزا اور دھاک کی قانون اسکیم میں کھینچا جانا ہو۔

منصوبہ بند جرائم : فرقہ وارانہ تشدد کے حالات ظاہر کرچکے ہیں کہ کئی جرائم جن کا ارتکاب کیا جاتا ہے ان جرائم کی حدتک محدود نہیں ہیں جنھیں قانون تعزیرات ہند کے تحت شمار کیا جاتا ہے اور جو تقریری لزوم سے متعلق ہیں۔ اسکی بہترین مثال عصمت ریزی کی محدود لازمی تعریف، اذیت رسانی کی عدم موجودگی اور حاکمانہ ذمہ داری کا نظریہ اقتدار اور اختیار رکھنے والے شخص کو جوابدہ بنانے کے لئے ہے۔

قانون کو نئے جرائم / خطاؤں اور طریقہ کار کے نئے قواعد اور کافی اور مناسب حدتک زندہ بچ جانے والے متاثرہ افراد کی جانب سے بھگتے ہوئے جرائم کے اثرات کے حقائق کا عکاس ہونا چاہئے اور اسکی نئی تعریف کا تعین کرنا چاہئے۔ ہم حسب ذیل جرائم کو شامل کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

فرقہ وارانہ تشدد کے ماحول میں جنسی تشدد غیر فرقہ وارانہ پس منظر میں جنسی تشدد کے برعکس دھمکانے، تحقیر کرنے اور متاثرہ کے فرقہ کے وقار کو کم کرنے کے ارادے سے عورتوں کے جسموں کو استعمال کرتے ہوئے کئے جاتے ہیں۔ ان میں جنسی تشدد کے وسیع پیمانے پر جرائم عصمت ریزی کے علاوہ شامل ہیں۔ چنانچہ ایک ایسے قانون میں جو فرقہ وارانہ تشدد کو روکنے اور اسکے مرتکبین کو سزا دینے کے لئے ہو، ان کی عظیم اہمیت ہے۔ چنانچہ ہم عصمت ریزی، جبری استقرار حمل، جبری نس بندی اور جنسی تشدد کی دیگر نوعیتوں کی شمولیت کا مطالبہ کرتے ہیں۔

دیگر جرائم جو منصوبہ بند جرائم میں شامل نہیں ہیں جیسے اذیت رسانی قانون تعزیرات ہند کی SS34 اور 107

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ مذہبی تشخص کی بنا پر افراد کے بعض گروپس کے سماجی اور معاشی بائیکاٹ کو بھی جرم قرار دیا جائے۔

جنسی تشدد ثابت کرنے کے لئے فرقہ وارانہ اعتبار سے گرم اور پرتشدد صورت حال میں شہادت کی بنیاد پر پس منظر کی مناسبت سے پیمانوں کا تعین کیا جائے۔ فرقہ وارانہ تشدد کی صورت حال میں یہ خاص طور پر اس حقیقت کے پیش نظر کہ (ایف آئی آر درج کروانے کے لئے) پولیس اسٹیشنوں (طبی معائنوں کے لئے) ہسپتالوں تک عورتوں کی رسائی اور قانونی کارروائی کے لئے انکا اعتماد اور صلاحیت تشدد کے دوران ٹھوس حدتک کم کردی جاتی ہے اور ایک محفوظ اور دشمنی سے پاک ماحول کی بحالی تک جو تشدد سے زندہ بچ رہنے والوں کے لئے ہو یہی صورت حال برقرار رہتی ہے۔ چنانچہ شہادتوں پر مبنی مناسب اور